وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف

سودی نظام کے حق میں حکومتی اپیل کی واپسی

وفاقی شرعی عدالت نے ۱۴ نومبر ۱۹۹۱ء کو فیصلہ دیا تھا کہ ..... "یکم جولائی ۱۹۹۲ء سے پورے ملک کے معاشی ڈھانچے کو سود سے پاک کردیا جائے" ..... تب میاں نواز شریف کی حکومت نے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ کے شریعت اپیل بنچ میں ایک اپیل دائر کی تھی حکومت کے اس اقدام کے خلاف ملک بھر میں احتجاج ہوا اور اپیل واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ آج پورے پانچ سال گزرنے کے بعد میاں نواز شریف پھر پاکستان کے وزیر اعظم ہیں۔ قوم کیلئے یہ خبر خوش آئند ہے کہ حکومت نے اپنی یہ اپیل واپس لے لی ہے اور سپریم کورٹ کے شریعت اپیل بنچ سے استدعا کی ہے کہ....

(۱) قرآن و سنت کی روشنی میں ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے حکومت کی رہنمائی کی جائے۔

(۲) سپریم کورٹ کا بڑا بنچ تشکیل دیا جائے۔ (۳) عبوری احکامات جاری کیے جائیں۔

(۴) بیرونی ممالک اور عالمی اداروں کے قرضوں کی سود سمیت ادائیگی ضروری ہے۔ عدم ادائیگی کی صورت میں پاکستان کو نادہندہ قرار دے دیا جائے گا اور قرضے بھی نہیں ملیں گے۔ حتیٰ کہ ہم اشیائے خوردنی بھی درآمد نہ کرسکیں گے اس سلسلہ میں حکومت کی رہنمائی کی جائے۔

(۵) غیر سودی نظام کے نفاذ کے لئے حکومت کو دو سال کی مدت دی جائے۔

علاوہ ازیں وزیر اعظم کے پریس سیکرٹری صدیق الفاروق نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ.....

(۱) وزیر اعظم نواز شریف پہلے سودی نظام کے حق میں تھے اور نہ اب ہیں۔

(۲) حکومت ملک کے متعدد قوانین کو جو قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہیں تبدیل کرنے اور ان پر نظر ثانی کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

حکومت کا تازہ فیصلہ یقیناً قابلِ تحسین اور قومی امنگوں کا ترجمان ہے۔ لیکن دو سال کی مدت کا مطالبہ درست نہیں۔ مرحوم ضیاء الحق کے دور میں اسی مقصد کے حصول کے لئے جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس نے اپنی رپورٹ کے ذریعے مکمل متبادل غیر سودی نظام کا خاکہ تجویز کیا تھا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی اپنی سفارشات بھی اس سلسلہ میں مکمل رہنمائی کرتی ہیں۔ مزید برآں موجودہ حکومت کی طرف سے سینیٹر راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں قائم کردہ کمیٹی نے بھی اپنی سفارشات حکومت کو پیش کردی ہیں۔ اور اس رپورٹ کے تحت کمیٹی نے بارہ ربیع الاول کو غیر سودی نظام کے نفاذ کی تجویز بھی دی ہے۔

ہمیں حکومت کی مشکلات کا خوب اندازہ ہے مگر اس حوالے سے مذکورہ بالا رپورٹوں اور سفارشات کی روشنی میں انقلابی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ بیرونی قرضوں کی ادائیگی تو یقیناً طے شدہ معاہدوں کی روشنی میں ہوگی۔ لیکن اندرونِ ملک سودی نظام کا فوری خاتمہ اور آئندہ بیرونی سودی قرضے نہ لینے کا فیصلہ حکومت کے لئے قطعاً مشکل نہیں۔ جناب نواز شریف نے اپنے سابقہ عہد میں بھی تو بیرونی قرضوں کے سلسلہ میں "کشکول" توڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اب کیا امر مانع ہے؟ اگر وہ اسلام کے نظامِ زکوٰۃ کو مکمل طور پر نافذ کردیں اور زکوٰۃ کی وصولی یقینی بنادیں تو ہمارا ایمان ہے کہ غیر ملکی قرضے اتر جائیں گے، ملکی معیشت میں غیر معمولی استحکام آئے گا اور پاکستان خوشحالی، ترقی اور امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

جناب نواز شریف اسلامی قوانین کے نفاذ کا عزم اور دعویٰ رکھتے ہیں۔ ان کے پاس جتنی اکثریت اور قوت ہے وہ یہ سب کچھ آسانی سے کرسکتے ہیں۔ اللہ کرے وہ یہ سب کچھ کر گزریں۔

#